Postal L.No.MGN/208/2017-2019 RNI NO.MAHURD/2016/69826

Monthly ABSAAR Malegaon

مالیگاؤں

مدیر : حافظ جلال الدین قاسمی

اخبار ابصار کے مقاصد

- ☆لوگوں تک دینِ خالص کو پہونچانا
- ☆سماج میں پھیلے غلط رسوم کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف رہنمائی
- ☆کتاب و سنت کی رہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل
- ☆اہل علم کی نادر علمی و ادبی کاوشوں کو لوگوں تک پہونچانا
- ☆مختلف مسالک و مکاتب فکر کی درمیانی خلیج کو ختم کرنا
- ☆سیرت رسولؐ کی روشنی میں انسانیت کے پیغام کو عام کرنا
- ☆اسلام سے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ
- ☆ملک میں امن و امان کی ہر کوشش کی تائید کرنا

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ◆ نگاہیں اسکا ادراک نہیں کرسکتیں، اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔(سورۃ الانعام:۱۰۳)

جلد نمبر:۱ | شمارہ نمبر:7 | جمادی الاخری ۱۴۳۸ھ | فروری ۲۰۱۷ | صفحات:۸ | قیمت:۵روپیہ | Price: Rs.5 | Pages:8 | February 2017 | Vol No.1 Issue No.7 | Malegaon

شہد کی مکھی اور قرآن

قسط نمبر 1

حافظ جلال الدین قاسمی

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ (68) مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (69)

(سورۃ النحل:16)

ترجمہ: آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے اپنی خوراک حاصل کر، پھر ان راستوں پر چل جو تیرے رب نے تیرے لیے آسان بنا دیے ہیں۔ (اسی طرح) اس مکھی کے پیٹ سے وہ مختلف رنگوں والا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ یقیناً ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔

شہد کی مکھی اللہ کی عظیم الشان مخلوق ہے۔ قطب جنوبی کے علاوہ دنیا کے تمام براعظموں میں اس کی تقریباً بیس ہزار قسمیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے جسم پر چار پر ہوتے ہیں۔ یہ جس موم سے چھتہ بناتی ہے وہ اس کے جسم سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی زبان ٹیوب جیسی ہوتی ہے۔ اس کی سونگھنے کی صلاحیت حیرت انگیز ہے۔ یہ سیب کی خوشبو دو میل کے فاصلے سے سونگھ لیتی ہے۔ اس کی آنکھیں قدرت کا شاہکار ہیں۔ انسانی آنکھ میں دو عدسے (lenses) ہوتے ہیں مگر شہد کی مکھی کی دو آنکھوں میں سے ہر ایک آنکھ میں چھ ہزار عدسے ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کی دونوں آنکھوں میں بارہ ہزار عدسے ہوتے ہیں۔ یہ تمام پھولوں اور پھلوں کے ضَرر رساں اجزاء کے عِلاوہ گرد و غُبار کے باریک ترین ذرّوں کا بھی تفصیل سے معائنہ کر سکتی ہے۔ ایک شہد کی مکھی دو ہزار سے زیادہ پھولوں کا رس چوستی ہے۔ یہ مکھیاں تین طرح کی ہوتی ہیں: (i)Queen bee (ii) Drone bee (iii)Worker bee۔ یہ ایک منٹ میں 11400 (گیارہ ہزار چار سو) مرتبہ پَر پھڑَپھڑاتی ہے۔ شہد کی مکھی چار مرحلوں سے گزرتی ہے۔ (1) طور البیَضہ (the egg) (2) طور الیرقہ (larva) (3) طور العَذراء (pupa) (4) طورُ الحَشرہ (adult)، یہاں تک کہ وہ کامل شہد کی مکھی بن جاتی ہے۔ پورے چھتے میں ایک ہی ملکہ (رانی) ہوتی ہے، وہ اپنے بڑے حجم (جسامت) کی وجہ سے دیگر شہد کی مکھیوں سے ممتاز ہوتی ہے۔ دوسری شہد کی مکھیاں جنہیں شغّالات یا کارکن (workers) کہا جاتا ہے۔ یہ بانجھ ہوتی ہیں اور انڈے بچے نہیں دے سکتیں۔ ملکہ چار یا سات سال تک زندہ رہتی ہے۔ نَر شہد کی مکھی کو انگریزی میں (drones) کہا جاتا ہے۔ ان نَروں کا کام مِلن کے موسم میں رانی شہد کی مکھی کو حاملہ کرنا ہوتا ہے۔ رانی صرف ایک نر سے نہیں بلکہ سات یا آٹھ سے زائد نَروں سے مُقارَبَت کرتی ہے۔ رانی کا کام صرف انڈے دینا ہوتا ہے اور شغّالات یا کارکن (workers) کا کام شہد جمع کرنا ہوتا ہے۔ ان کا منہ اور پچھلے پیر زَرِ گُل (pollen) جمع کرنے کے کام آتے ہیں۔ جمع کرنے کے وقت سے دو سے لیکر پانچ دِن میں شہد پک جاتا ہے۔ شغّالات یا کارکن

(workers)شہد کی مکھیوں کے پیر میں پھولوں کارس جمع کرنے کی ٹوکریاں ہوتی ہیں۔ شغّالات یا کارکن (workers) شہد کی مکھیاں شہد جمع کرنے کے لئے آٹھ کلو میٹر تک کا سفر کرتی ہے۔ کوئی شہد کی مکھی ایک پھول کا رَس چوس کر آچکی ہو تو بعد میں آنے والی مکھی کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ کوئی مکھی پہلے بھی اس پھول کا رس چوس کر گئی ہے۔ وہ اس پھول کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی ہے۔ اور سو گرام شہد حاصل کرنے کے لئے اُسے ایک ملین (دس لاکھ) پھولوں کی زیارت کرنی ہوتی ہے۔ نَر (drones) کی زبان بہت چھوٹی ہوتی ہے اس وجہ سے وہ پھولوں کا رس چوسنے سے قاصر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ یہ اپنی غذا فراہم کرنے سے بھی عاجز رہتے ہیں، مگر کام چوری اور سستی ان کی طبیعت نہیں بلکہ اللہ نے ان کی تخلیق اس طرح کی ہے کہ وہ کوئی کام نہیں کر سکتے مگر اللہ نے اُنہیں جو کام سونپا ہے کہ رانی مکھی کو حاملہ کریں، وہ اپنا یہ کام بحُسن خوبی ادا کرتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ نَر نہ ہوں تو زرخیزی کا یہ عمل پورا نہیں ہو گا۔ سائنسدانوں نے تیس سال کی ریسرچ کے بعد یہ انکشاف کیا ہے کہ شہد کی مکھی کبھی زہریلے پھول کا رس چوس لیتی ہے جو پورے شہد کے چھتے کو خراب کر سکتا ہے تو شہد کے چھتے میں ایسی مکھیاں بھی ہوتی ہیں جنہیں اللہ نے یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ فوراً اس کو محسوس کر لیتی ہیں اور اس شہد کی مکھی کو مار گرا دیتی ہیں اور شہد کے چھتے سے دور کر دیتی ہیں۔ دنیا میں شہد کی مکھی ہی وہ مخلوق ہے جو پھولوں کے رس کو غذا کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ جب رانی مکھی انڈے دیتی ہے، تو حاضِنات (nurse maids) اُن کی نگرانی کرنے لگتی ہیں۔ اور تین دن بعد انڈوں سے چھوٹے چھوٹے حشرے نکلتے ہیں جنہیں یرقات (larvae) کہا جاتا ہے۔ پھر یہ حاضِنات (nurse maids) ان یرقات کو ایک خاص غذا کھلانے لگتی ہیں جو ان کے سر میں موجود غدود پیدا کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ تین دنوں تک چلتا ہے۔ پھر یہ حاضنات انہیں شہد کھلاتی ہیں۔ پھر یہ شرنِقہ (cocoons) بن جاتے ہیں پھر مکمل شہد کی مکھی کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔

شہد کا چھتہ اپنی بناوٹ اور ڈیزائننگ میں ایک کالونی کی طرح ہوتا ہے جس میں ساری شہد کی مکھیاں ساتھ رہتی ہیں، جس کا ہر گھر سُداسیُ الشکل (چھ کونوں والا) ہوتا ہے۔ ایک حیران کُن بات یہ ہے کہ چھتے کے دونوں طرف کے خانوں کو زمین کے متوازی رکھنے کے بجائے اُنہیں 13 ڈگری اوپر اُٹھا دیتی ہیں۔ اس طرح شہد ٹپک کر گرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس میں ایسے فن کا مظاہرہ ہوتا ہے کہ دنیا کا کوئی ماہر مُہندِس (engineer) ایسا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ گھر کی اس شکل کی بناوٹ میں کوئی بھی جگہ خالی نہیں رہتی جو ایک انجینیئر کے لئے باعثِ غور و فکر ہے۔

رانی مکھی یومیہ چھ سو سے دو ہزار تک انڈے دیتی ہے۔ ہر پینتالیس سیکنڈ کے بعد ایک انڈہ دیتی ہے اور ہر منٹ میں چار انڈے دیتی ہے اور ایک سال میں تقریباً دو لاکھ انڈے دیتی ہے۔ موسمِ ربیع میں شغّالات یا کارکن (workers) کی عمر چھ ہفتے کی ہوتی ہے اور موسم سرما میں تین مہینے کی ہوتی ہے۔ ایک چھتے میں تقریباً تیس ہزار شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں۔

اب آیئے آیت کریمہ کے ایک ایک لفظ پر غور کرتے ہیں۔ اللہ نے أَوْحَىٰ کہا عَلَّمَ نہیں کہا کیونکہ یہ ٹیکنالوجی شہد کی مکھی تَعَلُّم سے نہیں حاصل کر سکتی تھی۔ بلکہ اللہ نے اس کی فطرت میں وَدِیعت کر دیا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا کہ شہد کی مکھی تین جگہوں پر چھتہ لگاتی ہے، پہاڑ، درخت اور عُروش (شہد کی مکھیوں کے خاص گھر چاہے وہ مٹی کے ہوں یا لکڑی کے) پر۔ مِمَّا يَعْرِشُونَ کا مطلب ہے اَلَّذِی یَبْنِی النَّاسُ لِلنَّحلِ مِنَ الخَلایا۔ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پہاڑ کے چھتے کا شہد سب سے زیادہ شاندار ہوتا ہے۔ اس کے بعد درختوں کا پھر مصنوعی چھتوں کا جنہیں انسان خود تیار کرتا ہے، جسے انگلش میں apiary اور عربی میں مَنحَل اور اُردو میں مصنوعی شہد کا چھتہ کہا جاتا ہے۔ یہ سائنسی ترتیب حیرت انگیز طور پر قرآنی ترتیب کے موافق ہے۔ لفظِ نَحل جمع ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ شہد کی مکھیاں جماعتی زندگی گزارتی ہیں۔ رَبُّكِ کا کلمہ یہ فائدہ دیتا ہے کہ اللہ ہر شئے کا رب ہے۔ وہی رزق کو تقسیم کرنے والا ہے اور اسی نے بعض کو بعض کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ جملہ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ میں لفظ ثُمَّ حرفِ عطف ہے جو ترتیب معَ التَّراخِي پر دلالت کرتا ہے یعنی گھر بنانے کے بعد سلسلہ رُکتا نہیں بلکہ جدو جہد مسلسل جاری رہتی ہے۔ پھر كُلِي کا لفظ بتاتا ہے کہ شہد کی مکھی کھاتی اور پیتی ہے اور بِلا استثناء تمام پھلوں کا رس چوستی ہے۔ اور پھر چوس کر بعینہٖ اُس کو چھتے میں نہیں رکھتی بلکہ اسے کھا لیتی ہے، پھر اس کے پیٹ میں جو ایک کیمیکل لیب کی طرح ہے، ایک کیمیاوی تعامُل سے شہد بنتا ہے، پھر اسے چھتے میں ڈال دیتی ہے۔ اگر قرآن اللہ کا کلام نہ ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ شہد کی مکھی الثمراتُ الحُلوَة (میٹھے پھلوں) کو کھاتی ہے بلکہ سرے سے کلمہ الثَّمَرَاتِ ہی ذکر نہ کیا جاتا۔ وہ ہر پھول پھل کو کھاتی ہے خواہ اس کا ذائقہ میٹھا ہو یا نہ ہو۔ مِنْ تبعیضیہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر پھول و پھل کا کُل نہیں بلکہ جُز کھاتی ہے۔ اللہ نے اُس کے اندر یہ صلاحیت ودیعت کی ہے کہ یہ پھولوں کی تلاش میں نکلتی ہے اور جب اسے اپنی مطلوبہ چیز مل جاتی ہے تو چھتے کی طرف لوٹتی ہے اور دوسری شہد کی مکھیوں کو اس کے بارے میں بتاتی ہے۔ پھر شغّالات یا کارکن (workers) کی پوری ٹیم وہاں پہونچ کر تمام پھولوں کا جائزہ لیتی ہے اور رس جمع کرنے لگتی ہے۔ اللہ نے یہاں شہد کی مکھی کو تانیث کے صیغے سے خطاب کیا ہے۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ مادہ مکھیاں ہی شہد بناتی ہیں۔ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا سے بتایا گیا کہ شہد کی مکھی کے فضا میں مخصوص راستے ہیں جیسے ہوائی جہاز کے مخصوص راستے ہوتے ہیں۔ اللہ نے اس کے اندر ایسا دقیق پروگرام رکھ دیا ہے کہ وہ کتنی ہی لمبی دوری پر کیوں نہ چلی جائے اپنا راستہ نہیں بھولتی۔ دیکھنے کے لئے شہد کی مکھی کو اللہ نے ماورائے بنفشی شعاعیں عطا کی ہیں۔ سائنسداں آج کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا کیمرہ تیار کر لیں جو شہد کی مکھی کے مشابہ ہو۔ نیز شہد کی مکھی لاکھوں حسابی عمل ایک سیکنڈ میں کر لیتی ہے جسے دُنیا کا سب سے تیز کمپیوٹر بھی نہیں کر سکتا ہے۔

(بقیہ آئندہ ان شاء اللہ)

سیاست یا پردہ دری

اگر میں یہ کہوں کہ سیاست اور پردہ دری اور فریب دہی ہم معنی الفاظ ہیں تو بے جانہ ہوگا۔ اس وقت ہمارے سیاسی رہنما بڑے شدومد، جوش وخروش اور غیظ و غضب کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں، اپنی خوبیاں اور دوسروں کی خامیاں منہ بھر بھر کر بیان کی جارہی ہیں، الفاظ کی بازیگری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، عوام سے بڑے بڑے وعدے کئے جارہے ہیں مگر اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ان وعدوں کے نبھانے میں ہمارے رہنمائوں کی نیتیں کتنی صادق ہیں۔ ووٹ کے حصول کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جارہا ہے، کون فاتح ہوگا، کون مفتوح، اس کے بارے میں جیوتش ودیا کے ماہرین بھی میدان میں اُتر آئے ہیں اور طرح طرح کی پیشین گوئیاں کررہے ہیں۔ اور یہ پیشین گوئیاں آپس میں سخت متصادم ہیں۔ ہوسِ اقتدار نے بارہا ہوشمندوں اور عقلمندوں کو بھی دیوانہ بنادیا ہے، مگر یہ امر کہ ایک وقت میں عقلمندوں کی اتنی بڑی ٹولی نے ہوش وخرد کے پیرہن اُتار کر دیوانوں کے کپڑے پہن لئے ہوں، بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس کی مثالیں کم ہی ملتی ہیں۔ مُلک کے طول وعرض پر عجیب وغریب تماشے نظر آرہے ہیں، وزیرِ اعظم اور وزراءِ اعلیٰ کے درمیان جنگ، وزیر، وزیر سے برسرِپیکار، سرکاری عہدے داروں کے درمیان سوقیانہ الفاظ کا تبادلہ، اسٹیج پر ایک دوسرے کے خلاف نعرے بازی، شعلہ بیانی، افتراء پردازی، یہاں تک کہ یہ بھی دیکھا گیا کہ کئی دنوں تک پارلیمنٹ کی کاروائیوں میں خلل موجود رہا، کسے معلوم نہیں کہ اس سے ملک کا کتنا نقصان ہوا۔ آستین چڑھا کر ایک دوسرے پر جست لگانے کی کوشش، دھینگا مشتی، ہلڑبازی، کرسیوں کا ہائی جمپ، یہ وہ کھیل ہیں جو آج ہمارے سیاسی رہنما ملک کے اسٹیج پر پیش کررہے ہیں۔ یہی آج ہمارے آسمانِ سیاست کے ستارے ہیں۔ کہتے ہیں پردہ داری، عیب پوشی دل جوئی صِفاتِ حسنہ ہیں۔ مگر سارے ملک کی لغت میں یہ بے معنی الفاظ ہیں۔ البتہ عیب جوئی، پردہ دری، دل آزاری جو صفاتِ سیئہ ہیں، اُن کے معانی ملک کے درودیوار پر موٹے موٹے حروف میں لکھے ہیں۔ اور لوگ چٹخارے لے کر یہ حروف پڑھتے ہیں، ہندوستان، تہذیب، شرافت وانسانیت کی ایک نئی تاریخ مرتب کررہا ہے۔ تماشہ دکھانے والوں کے ساتھ تماشائیوں کا ذوقِ نظارہ بدل گیا ہے۔ اب دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ ہم تو بس یہ چاہتے ہیں کہ فاتح کوئی بھی ہو، وہ عوام کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والا ہو۔ پورے ملک میں امن وامان قائم رہے۔ تمام دھرم کے لوگ آپس میں شیر شکر ہو کر زندگی بسر کریں، اور ہر ایک بقدرِ استطاعت ملک کی ترقی اور خوشحالی میں حصہ لے۔

آیت الکرسی سے مستنبط 40 اہم فوائد

تحریر: عبد الغفار سلفی (بنارس)
نظر ثانی: جلال الدین قاسمی

آیت الکرسی قرآن کریم کی عظیم ترین آیت ہے (صحیح مسلم:810) رات کو سوتے وقت اسے پڑھنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصار میں آجاتا ہے اور ہر قسم کے شیطان سے محفوظ رہتا ہے (صحیح بخاری:2311) فرض نمازوں کے بعد اسے پابندی سے پڑھنا دخول جنت کے اسباب میں سے ہے. (الصحیحة:972)

آیئے اس عظیم آیت سے مستنبط چالیس اہم فوائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں. ان فوائد کے سلسلے میں علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے افادات سے استفادہ کیا گیا ہے:

(1) اللہ تعالیٰ کے پانچ اسماء حسنی (الله، الحی، القیوم، العلی، العظیم) کا ثبوت

(2) "لا الہ الا هو" کے ذریعے اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ الوہیت کے اعتبار سے منفرد ہے یعنی صرف وہی عبادت کے لائق ہے.

(3) " لا الہ الا هو" کے ذریعے مشرکین کا رد جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی معبود بناتے ہیں۔

(4) اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ حیات کا ثبوت اور یہ کہ اس کی حیات ہر اعتبار سے کامل ہے، اس پر کسی قسم کا نقص اور زوال طاری نہیں ہو سکتا. کیونکہ "الحي" میں الف لام استغراق کے لیے ہے جو کامل حیات کے تمام معانی کو شامل ہے.

(5) اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ قیومیت کا ثبوت اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی قیوم نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو قائم بالذات ہو بلکہ ہر شخص کسی نہ کسی اعتبار سے دوسروں کا محتاج ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جو مطلق طور پر کسی دوسرے کو قائم رکھنے والا ہو. یہ صفت صرف اللہ کی ہے کہ وہ قائم بالذات بھی ہے اور ساری کائنات کو وہی قائم بھی رکھے ہوئے ہے.

(6) آیت الکرسی کے اندر "الحی القیوم" کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم بھی شامل ہے. یہ اسم اعظم قرآن مجید میں تین مقامات پر وارد ہے. ایک آیت الکرسی میں، دوسرے سورہ آل عمران کی دوسری آیت میں اور تیسرے سورہ طه کی آیت نمبر 111 میں.

(7) " لا تأخذہ سنة ولا نوم" کے ذریعے اس بات کا ثبوت کہ اللہ کی حیات اور قیومیت کامل ہے کیونکہ کبھی کبھی کسی صفت کے سلسلے میں کمال بول کر اکثر مراد لیا جاتا ہے لیکن جب ہر قسم کے نقص کی نفی کر دی گئی تو معنی یہ ہوا کہ کمال سے مراد کمالِ مطلق ہے.

(8)" لا تأخذہ سنة ولا نوم" اور "ولا یؤدہ حفظهما "سے اللہ تعالیٰ کے لیے سلبی صفات کا ثبوت. سلبی صفات سے مراد وہ صفات ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے نفی کی ہے. اس قسم کی صفات کتاب وسنت میں جہاں بھی وارد ہیں وہاں در حقیقت ان کی ضد کے کمال کو ثابت کیا گیا ہے.

(9) " له ما فی السماوات وما فی الأرض "سے اس بات کا ثبوت کہ کائنات کی ہر شے کا مالک اللہ ہے.

(10) " له ما فی السماوات وما فی الأرض" میں خبر کو مقدم کرنے سے اختصاص کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے یعنی کائنات کی ہر شے کی ملکیت اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے.

(11) " له ما فی السماوات وما فی الأرض" کے ذریعے آسمانوں اور زمین کا ثبوت، یہ بھی معلوم ہوا کہ آسمان کئی ایک ہیں.

(12) " من ذا الذی یشفع عندہ" سے اللہ تعالیٰ کے کمالِ سلطنت کا ثبوت کہ اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو لب کشائی کی بھی اجازت نہیں.

(13) "إلا بإذنه "سے اللہ کی اجازت سے شفاعت کا ثبوت.

(14) " إلا بإذنه " سے اللہ کی اجازت اور حکم کا ثبوت.

(15)" یعلم ما بین أیدیهم وما خلفهم "سے اللہ تعالیٰ کے علم کا ثبوت اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ ماضی، حال، مستقبل تمام زمانوں کا علم رکھتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں.

(16) " یعلم ما بین أیدیهم وما خلفهم "سے گمراہ فرقے قدریہ کا رد ہو رہا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ کو بندوں کے افعال کا اس وقت تک علم نہیں ہوتا جب تک وہ ان افعال کو نہ کر لیں.

(17) شفاعت کے ثبوت کے ذریعے خوارج اور معتزلہ کا رد ہو رہا ہے کیونکہ وہ شفاعت کے منکر ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے ہمیشہ جہنم میں رہے گا.

(18) " ولا یحیطون بشیء من علمه "سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جس طرح سمع وبصر کے ذریعے اللہ کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح علم کے اعتبار سے بھی اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا.

(19) " ولا یحیطون بشیء من علمه "سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ ہم اللہ کی ذات کے بارے میں اور اس کی مخلوقات کے بارے میں اتنا ہی جانتے ہیں جتنا اس نے ہمیں بتایا ہے.

(20) " ولا یحیطون بشیء من علمه "سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان کرنا حرام ہے کیونکہ جب اس نے ہمیں اپنی صفات کی کیفیت سے آگاہ نہیں کیا ہے تو ان صفات کی کیفیت بیان کرنا سراسر جھوٹ ہوگا.

(بقیہ صفحہ نمبر 6 پر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اخلاق کی اہمیت اور ضرورت

از: ابو عبیدہ جلال الدین القاسمی

اخلاق کی اہمیت و ضرورت سے متعلق موطا امام مالک کی کِتَاب الْجَامِعِ میں موجود ایک روایت جو سرورِ کائنات ﷺ کے مقصد نبوت کو واضح کرتی ہے اس طرح ہے۔

وحَدَّثَنِي عَنْ مَالِك أَنَّهُ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ (موطا امام مالک ، کِتَاب الْجَامِعِ)

امام مالک رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ اُن کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔یعنی میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب انسان وہ ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے،اپنے سے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آئے۔

قرآن نے رسول کریم ﷺ سے متعلق ارشاد فرمایا وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (4) (سورۃ القلم:68) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یقیناً اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔ جو شخص بھی رسول کریم ﷺ کے قریب ہوا ،وہ آپ کے اخلاق کو دیکھ کر مفتوح ہوکر رہ گیا۔

آج اگر ہم اپنے معاشرے کا طائرانہ جائزہ لیں تو ہمارے معاشرے میں اگر کسی عمل کی کمی ہے تو وہ ہے اخلاق۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ زندگی میں اخلاق حسنہ کا بنیادی کردار ہوتا ہے۔اگر کسی قوم کو اپنے معاشرے کو سنوارنا ہے تو اخلاق کو سب سے زیادہ اہمیت دینا ہوگی۔ ایک بہترین معاشرے کی بنیاد، اچھا اخلاق ہے، اگر انسان کے اخلاقیات جن میں حلم (تحمل، چشم پوشی)، عفو و درگذر، تواضع، سخاوت، نصیحت و موعظت، شفقت اور عدل وانصاف وغیرہ موجود ہوں تو وہ ایک مثالی معاشرے کی بنیاد ڈالنے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

ظاہری لباس کپڑا ہے اور اندرونی لباس حسن اخلاق ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے کہ ”نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور برائی وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور تمہیں ناپسند ہو کہ لوگ اسے جانیں۔“ (رواہ مسلم وابو داؤد)

مسلم عوام وخواص کے بڑے طبقے میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ مسلم معاشرہ اخلاقی سطح پر زوال پذیر ہے۔ اس کی مثالیں زبان زد عام ہیں۔ امانت و دیانت، وعدے کا پاس و لحاظ، معاملات کی صفائی، سچائی، حسن سلوک، خدمت اور ہمدردی کا عملی جذبہ جیسی اخلاقی صفات کی مسلمانوں میں شدید کمی ہے۔ ان سب کے علاوہ خاص طور پر اجتماعی اخلاق کے باب میں نمایاں گراوٹ آئی ہے۔ یہ صورتِ حال جارج برنارڈ شا جیسے مغربی ادیب کے اس قول کی یاد دلاتی ہے کہ دنیا کا سب سے بہترین مذہب اسلام ہے اور سب سے بدترین قوم مسلمان ہیں۔ اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ فکر و عمل کے اس تضاد کی وجہ بنیادی طور پر کیا ہے؟ اس اخلاقی گراوٹ کے اسباب کیا ہیں؟ اور اس گراوٹ کو روکنے کی کوششوں کی عملی جہت کیا ہونی چاہیے؟

یہاں ٹھہر کر ایک واقعہ پیشِ خدمت کر دوں۔۔۔ حضرت سید سلیمان ندوی اور رابندر ناتھ ٹیگور ایک مرتبہ ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ ایک اسٹیشن پر گاڑی رُکی، ایک آدمی جلدی جلدی آیا اور سید سلیمان ندوی صاحب سے سلام کے بعد اس نے سوال کیا کہ پہلے اسلام کے بڑھنے کی رفتار زیادہ تھی اب اس کی رفتار کم کیسے ہوگئی ہے۔ سید سلیمان ندوی نے رابندر ناتھ ٹیگور سے کہا کہ حضرت آپ اس سوال کا جواب مرحمت فرمائیں۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے کہا کہ پہلے اسلام کو سمجھنے کے لئے ہمیں کُتب خانوں کا رُخ نہیں کرنا پڑتا تھا، اب اسلام کو جاننے کے لئے لوگوں کو کتابیں پڑھنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ یعنی پہلے مسلمانوں کے اخلاق کو دیکھ کر لوگ اسلام میں داخل ہو جایا کرتے تھے، اب مسلمانوں کے اندر وہ عالی صفات ہے ہی نہیں، اُن کی زندگی کا ہر پہلو اخلاق سے خالی ہو چکا ہے۔

اخلاقی انحطاط کی سب سے اہم وجہ اور بنیاد دین اور دین داری کا غلط تصور ہے جو عام لوگوں کے ذہنوں میں گہرائی کے ساتھ پیوست ہے۔ اسلام چار اہم چیزوں عقائد، عبادات، اخلاق اور قانون سے مرکب ہے۔ اسلام کا پورا ڈھانچہ ان چاروں سے مل کر مکمل ہوتا ہے۔ درج ذیل حدیث قرآن کے بارے میں ایک اور تصور کو واضح کرتی ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (مُسْنَدُ احمد)

سعد ابن ہشام تابعی نے ایک مرتبہ اُم المومنین حضرت عائشہؓ سوال کیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں تو اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے کہا آپ تو سراپا قرآن ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو مجسم قرآن سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ قرآن کا اخلاق کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت معلمِ اخلاق کی تھی۔ اس سے اسلامی فکر میں اخلاق کی جو اہمیت سمجھ میں آتی ہے اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کتاب الاخلاق پہلے اور کتاب القانون بعد میں ہے۔

کائنات کے امام، ثقلین کے تاجدار، امام ہدیٰ نے ہمیں معاشرے میں رہنے کا اُصول بتایا ہے جو ہمیں انفرادی، معاشرتی اور عالمی سطح پر پُر امن زندگی گزارنے کا طریقہ سکھلاتے ہیں۔

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ألا أدلكم على مكارم الأخلاق في الدنيا والآخرة؟ قالوا: بلى يا رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: صِلْ مَن قَطَعَكَ، وأعطِ مَن حَرَمك، واعفُ عمّن ظَلَمَكَ (بيهقي في شعب الإيمان)

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اَخلاقِ کریمانہ نہ بتادوں کہ جو تمہیں کاٹے اُس سے جڑو، جو تُمہیں محروم کرے اُسے دو، کوئی تم پر ظلم کرے تو معاف کر دو۔

بے شمار واقعات ایسے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق انسان کی وہ صلاحیت ہے جس میں انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے اور اگر انسانیت میں سے اخلاق کی صفت نکال لی جائے تو باقی

صرف حیوانیت رہ جاتی ہے۔ انسان کے اندر حلم وبردباری کا ہونا ضروری ہے اور جب تک حلم نہیں ہوگا انسان اپنی بات نہ تو کہہ سکے گا اور نہ ہی اپنی بات منوا سکے گا، قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ "الم نشرح لک صدرک "کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا، کہ آپ جاہل معاشرے کو راہ راست پر لائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاہلوں کو راہ راست پر لانے کے لئے حلم وبردباری کا بہترین مظاہرہ کیا۔

لہذا یہ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے کہ معاشرے کی تعمیر اور اچھے طریقے سے زندگی گذارنے کے لئے عفو ودرگذر سے کام لیں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب تک ہماری ذات میں معاف کرنے کا جذبہ موجود ہو تاکہ ہم سکون سے رہ کر معاشرے میں بسنے والے لوگوں کو راہ راست پر لا سکیں۔ اور زندگی کو بہترین اخلاقی تصورات، اُصول اور اوصاف جن پر ایک پاکیزہ انسانی زندگی اور ایک صالح معاشرے کی بنیاد قائم کی جاتی ہے اسکو نافذ کریں۔

ہمیں ہر لحہ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو اپنی بعثت کا اصل مقصد بیان کرتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ضمنی کام نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن تو کچھ اور ہو اور ضمنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام بھی کیا ہو۔ اپنی بات کے ضمن میں حدیث پیش کرنا چاہوں گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (رواہ ابوداود، کتاب السُّنَّۃ)

حضرت ابوہریرہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مسلمانوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل شخص ان میں بہترین اخلاق والا ہے یعنی "مومنوں میں ایمان میں کامل تر وہ ہے جو اخلاق میں بہتر ہو۔" (معلوم ہوا کہ جس کے اخلاق اچھے نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔ اسی سے ایمان میں کمی زیادتی کا ہونا بھی معلوم ہوتا ہے)۔ اور اللہ کے نبی دُعا مانگا کرتے تھے۔

عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ (سنن ابوداود: جلد اول: حدیث نمبر 1542)

دوید بن نافع، ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت سے، نفاق سے اور بد اخلاقی سے۔

آپ نے اخلاق حسنہ کے لئے اتنی دعائیں اور اتنی تاکید اس لئے فرمائی ہے کہ انسان اخلاق ہی سے بنتا ہے اور انسان کی پہچان بھی اخلاق سے ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے پیارے نبی کے اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی جملہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

USES OF SHALL

(Shall کے استعمالات)

(1) بیانیہ جملے میں Shall ضمیر متکلم (*first person*) کے ساتھ بنیادی طور پر فقط معلومات دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

In *Assertive* Sentences, *Shall* in the *first person* simply gives information about the *future action*; as

(a) I *shall* help you. We *shall go* together.
(b) I *shall* be sixteen on Monday.
(c) I *shall* be rewarded. We *shall* pass.
(d) I *shall* be much obliged to you.
(e) We *shall* sing and dance together.

(2) بیانیہ جملے میں ضمیرِ حاضر یا مخاطب (*second person*) اور ضمیرِ غائب (*third person*) کے ساتھ shall مندرجہ ذیل چیزوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(1) وعدہ (2) حکم (3) دھمکی (4) عزم (پکا ارادہ) (5) دباؤ، جبر یا تاکید

<u>*Shall* in the *Second* and *third persons* is used to denote</u> :--

(1) <u>A promise;as,</u>
(a) You *shall* have a holiday tomorrow.
(b) You *shall* have a medal if you win.
(c) He *shall* be rewarded if he stands first in English.

(2) <u>A command;as,</u>
(a) Thou *shalt* not steal.[=*Thou art commanded not to steal.*]
(b) He *shall* go[=*He is commanded to go*]
(c) Thou *shalt* love thy neighbour as thyself.

(3) <u>A threat;as,</u>
(a) If you do this,you *shall* be dismissed.
(b) He *shall* be punsihed if he does that again.

(4) <u>Determination;as,</u>
(a) You *shall* go there.[=*You will be obliged to go there*]
(b) He *shall* obey me. [=*he will be obliged to obey me*]
(c) You *shall* apologize for that.

(5) <u>Compulsion;as</u>
a) You *shall* come to school at ten.
b) Members *shall* pay their fees by the 10th of every month.

(i) shall فقط مستقبل کے زمانے، ضمیر متکلم (*first person*) کی اجازت یا خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

(ii) shall ضمیرِ حاضر یا مخاطِب (*second person*) کے ساتھ بنیادی طور پر مستقبل کے زمانے کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(iii) shall ضمیرِ غائب (*third person*) کے صیغے میں جس شخص کے بارے میں بات کی جا رہی ہے اس کے حکم یا خواہش کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

In Interrogative Sentences :-

(1) *Shall* indicates *simple futurity,permission* or *desire* of the person spoken to in the First Person;as,

(a) *Shall* I be wasting in despair?(*Simple futurity*)

(b) *Shall* I open the window?[=*DO you wish me to open the window?*]

(c) *Shall* we go out?[=*Do you permit us to go out?*]

(d) *Shall* I thread the needle for you? [=*Do you want me to thread the needle for you?*]

(e) *Shall* we carry the box into the house for you?

(2) *Shall* indicates *simple futurity* in the *Second Person*;as,

(a) *Shall* you go there?(*Simple futurity*)

(3) *Shall* expresses the *command or desire* of the person spoken to in the *Third Person*;as,

(a) *Shall* he go?[=*Do you wish or command him to go?*]

(b) *Shall* the porter carry your box upstairs? [=*Do you want.or would you like,the porter to carry your box upstairs?*]

(c) *Shall* the messenger wait?[=*Do you want the messenger to wait?*]

(صفحہ نمبر 3 سے آگے مضمون " آیت الکرسی سے مستنبط 40 اہم فوائد")

(21) "ولا یحیطون بشیءٍ من علمه " سے معطلہ کا بھی رد ہو رہا ہے ۔ مثلاً وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے لیے حقیقی ہاتھ نہیں ہے تو گویا وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کا احاطہ کر لیا ہے کہ اللہ اس صفت سے متصف نہیں ہے جب کہ ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کیونکہ خود اللہ نے اپنے لیے "ید "(ہاتھ) کی صفت استعمال کی ہے ۔

(22) اس ٹکڑے سے "ممثلہ" (وہ لوگ جو اللہ کی صفات کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور مثال بیان کرتے ہیں) کا بھی رد ہو رہا ہے ۔

(23) "إلا بما شاء " سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ثبوت ۔

(24) "إلا بما شاء " سے قدریہ معتزلہ کا بھی رد ہو رہا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے متعلق کوئی چیز نہیں چاہتا ہے اور بندوں کے افعال اللہ کی مشیت سے خارج ہیں ۔

(25) "وسع کرسیه السماوات والأرض " سے اللہ تعالیٰ کی کرسی کی وسعت اور عظمت کا ثبوت ۔

(26) کرسی کے خالق کی عظمت کا ثبوت، کیونکہ مخلوق کی عظمت خالق کی عظمت کی دلیل ہوتی ہے ۔

(27) جو لوگ آسمان یا زمین کے وجود کے منکر ہیں ان کے کفر کا ثبوت، کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی تکذیب لازم آتی ہے ۔

(28) " ولا یؤده حفظهما " سے اللہ تعالیٰ کی قوت کا ثبوت ۔

(29) "ولا یؤده حفظهما " سے اللہ تعالیٰ کے لیے مشقت کی نفی ۔

(30) "ولا یؤده حفظهما " سے درج ذیل صفات ثابت ہوتی ہیں:

علم، قدرت، حیات، رحمت، حکمت، قوت

(31) "ولا یؤده حفظهما " سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آسمان و زمین کو ایک حفاظت کرنے والے کی ضرورت ہے ۔ اگر اللہ ان کی حفاظت نہ کرے تو یہ دونوں برباد ہو جائیں ۔

(32) "وهو العلی العظیم " سے اللہ تعالیٰ کے علوِ ذات اور علوِ صفات کا ثبوت

(33) "وهو العلی العظیم " سے حلولیہ کا رد کیونکہ وہ اللہ کو ہر جگہ مانتے ہیں اور معطلہ کا رد کیوں کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کو علو کے ساتھ متصف نہیں کیا جا سکتا۔

(34) "وهو العلی العظیم " سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ کبھی کسی پر سرکشی اور زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔ انسان کے دل میں جب کبھی اپنی بلندی کا خیال آئے تو اللہ کے علو کو یاد کر لے، جب اپنی عظمت کا خیال دل میں سمائے تو اللہ کی عظمت کا تصور کر لے۔

(35) "العظیم " کے ذریعے اللہ کے لیے صفت عظمت کا ثبوت

(36) علو اور عظمت دونوں صفات کے مجموعے سے اللہ تعالیٰ کے لیے کمال کا ثبوت ۔

(37) "له ما فی السماوات وما فی الأرض" سے جب یہ ثابت ہوا کہ کائنات کی ہر شے کا مالک اللہ ہے تو اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہم کسی بھی شے میں اس کی مرضی کے بغیر تصرف نہیں کر سکتے ۔

(38) اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب لوگوں کے درمیان کسی معاملے میں فیصلہ کیا جائے تو اس کی بنیاد اللہ کے حکم پر ہو ۔ مخلوق کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا بھی ایک قسم کا شرک ہے ۔

(39) اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قضا و قدر کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ جب ہر شے کا مالک اللہ ہے تو مالک کا ہر فیصلہ تسلیم بھی ہونا چاہیے کہ وہ اپنی ملکیت میں جو چاہے کرے ۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیٹی کے پاس تعزیتی پیغام بھیجا تو اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: إن لله ما أعطی وله ما أخذ وکل شیءٍ عنده بأجل مسمی (اللہ ہی کے لیے ہے وہ سب کچھ جو وہ دے اور جو وہ لے لے، اس کے پاس ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے)

(40) انسان کو اگر کوئی چیز حاصل ہو جائے تو وہ کسی قسم کے غرور میں مبتلا نہ ہو، اترانے نہ لگے ۔ کیونکہ ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔

منتخب اشعار

گوشۂ ادب

◆ سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات آئی ہے سحر ہونے کو اب تو کہیں مر بھی

(سودا)

◆ ہر پھر کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں میں قدم آئی کہاں سے گردشِ پرکار پاؤں میں

(آتش)

◆ چاک ہو دامن و وحشت، مجھے منظور نہیں ورنہ یہ ہاتھ گریبان سے کچھ دور نہیں

(داغ دہلوی)

◆ جب تک میں میں تھا میں جس جا گیا رُسوا ہوا جب میرے اندر کا میں ٹوٹا تو میں زندہ ہُوا

(مقیم اثر بیاولی)

◆ وہ ایک پھول کہ عالم مہک اُٹھے جس سے ہوائے دشت میں صدیوں کے بعد کھلتا ہے

(مقیم اثر بیاولی)

◆ عذابِ دربدری کے شکار مُدت سے کھڑے ہیں راہگزر میں تکان اوڑھے ہوئے

(اقبال نذیر، مالیگاؤں)

◆ اندھیری رات کو نورِ سَحَر کہہ کر گزر جانا کہاں دانشوروں میں آپکو تقریر کرنی ہے

(عادِل فاروقی، مالیگاؤں)

امراضِ عضلات کا علاج۔ایک تحقیقی مطالعہ

قسط نمبر1

حکیم محمد شیراز (ریسرچ آفیسر (یونانی)، آرآرآئی یوایم، سری نگر، کشمیر)

یونانی طب ایک قدیم طریقہ علاج ہے جو ازالہ مرض کے تمام امور کا احاطہ کرتا ہے۔اسکے اصول اپنی جگہ مسلّم اور پائیدار ہیں۔مختلف امراض کے علاج میں طبّ یونانی کو جو مقام حاصل ہے وہ اظہر من الشّمس اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔اطبّاء نے علاج کے تین طریقہ بتائے ہیں:۱) علاج بالدّواء ۲)علاج بالتّدبیر ۳)علاج بالید۔ اطبّاء نے جہاں مختلف امراض کے معالجات میں ایک سنگ میل طے کیا ہے وہیں امراض عضلات کے علاج میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

امراض عضلات ایک ایساموضوع ہے جس پر اب تک کئی مضامین طبع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔اس مرض کی طرف ہر دور کے ماہرین طب نے اپنی توجّہ مبذول کی ہے ۔امراض عضلات کا وقوع دور حیات میں اندازاً۱۳سے ۴۰ فیصد ہے۔۱۔شمالی امریکہ اور مغربی یورپ میں اس مرض کی بھاری قیمت لوگوں کو چکانی پڑتی ہے۔اس کے مریض بکثرت مطب میں دیکھے جاتے ہیں۔یہ مرض اکثر مزمن ہو جاتا ہے اور بہت سے سماجی اور معاشی مسائل کا سبب بنتا ہے نیز روزمرہ کے معمولات میں دشواری کا سبب بن جاتا ہے۔۲،۶ مروّجہ طور پر امراض عضلات کا علاج بالعموم بذریعہ دوایابذریعہ جراحت کیا جاتا ہے۔علاج بالدّواء میں این ایس اے آئی ڈیس ، مخدرات Anaesthetics، وغیرہ کا استعمال خوردآیا غیر خوردنی طور پر کیا جاتا ہے۔علاج بالجراحت میں قطع عضلات کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔امراض عضلات کے رائج طریقہ علاج کی آسمان چھوتی قیمتوں اور مضرّات نے آج دنیا کو کسی متبادل علاج کا متلاشی بنادیا ہے اور لوگ ایسے علاج کے خواہاں ہیں جو مذکورہ الجھنوں سے بری ہوں۔ اطبّا کے طبّی کارنامے محتاج بیان نہیں، جن کی طبّی خدمات تاریخ طب کا ایک روشن باب ہیں اور صفحہٴ ہستی پر درخشندہ ستاروں کی طرح جگمگا رہی ہیں۔جن کے معالجات طبّی کتابوں میں سنہری حرفوں سے لکھے ہوئے ہیں۔ اطبّاء نے امراض عضلات کے سلسلے میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ بھی ناقابل فراموش ہیں اور ان کی طبّی خدمات کا ایک سلسلہ ہیں۔اطبّانے مختلف تدابیر (دلک، حجامت، ضماد، حقنہ، تکمید، فصد، عمل کئی اور قئے وغیرہ)کا استعمال کر کے امراض عضلات کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔یہاں مختلف کتب اور جرائد کی چھان بین کرنے کے بعد ان خدمات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو انھوں نے امراض عضلات کے معالجات کے سلسلہ میں انجام دی ہیں تاکہ ان امراض کو اچھّی طرح سمجھا جاسکے اور اس کے معالجات میں آنیوالی دقّتوں کو دور کیا جاسکے۔

عَضَلَہ عربی لفظ ہے جسکے معنٰی ہیں:

(1) جسم (2) بند۔بدن کا ٹکڑا(3)۔ مچھلی (چونکہ گوشت، مچھلی سے شکل میں مشابہ ہوتا ہے)

عضلہ مرکّب ہے رباط، عصب، لحم اور غشاء سے۔یعنی رباط اور عصب کے ریشے شاخ در شاخ ہو کر ملتے ہیں اور انکے خلل کے درمیان گوشت کے بھرنے یا ملنے سے عضلہ بنتا ہے۔

جمع: عضل، عضلات۔

عضل کے ایک معنٰی یہ بھی ہوتے ہیں: بیوہ کو دوسرا خاوند کرنے سے روکنا۔

◆ عضلہ۔ تعریف، ماہیت و کیفیت:

عضلات کا شمار ان اعضائے مرکّبہ میں ہے جو ترکیب اولٰی سے مرکّب ہوتے ہیں یعنی وہ محض اعضائے مفردہ سے مرکّب ہوتے ہیں۔کوئی مرکّب عضوان کی ترکیب میں شامل نہیں ہوتا مثلاً عضلات کی ترکیب میں لحم، عصب، رباط اور غشا داخل ہوتے ہیں اور یہ سب کے سب مفرد ہیں۔اطبّانے گوشت کا شمار اعضائے حارّہ میں کیا ہے گوشت کی حرارت کا ثبوت یہ ہے کہ یہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔

خالق تعالٰی نے اپنی حکمت سے ایسی تدبیر کی کہ پٹّھے کے جرم کو غلظت عطا فرمائی اور رباط کو بطور لیف اسکے ساتھ بانٹ دیا اور دونوں کے لپٹنے میں جو جگہ خالی تھی اس پر گوشت اگا دیا اور جھلّی سے اس کو ڈھانک دیا، اسی کا نام ہم عضلہ رکھتے ہیں۔

◆ عضلات کی اقسام:

لحم کو اطبّا نے نہایت وسیع مفہوم کے ساتھ بیان کیا ہے اور لحم کی مختلف قسمیں کی ہیں۔

۱۔ لحم عضلی ۲۔لحم غددی ۳۔ لحم اسنان ۴۔ لحم ریوی ۵۔ لحم قلبی ۶۔ لحم کبدی ۷۔ لحم خصیتین ۸۔ لحم ثدئین ۹۔ لحم طحالی ۱۰۔ لحم کلیتین

◆ عضلات کے وظائف:

۱۔گوشت کا سب سے بڑا کام اعضاء کو تحریک دینا اور اعضاء کے افعال کو پورا کرنا ہے۔

۲۔عضلات قوّت نفسانیہ کے نمائندے ہیں جن کے ذریعہ ارادی اور غیر ارادی حرکات انجام پاتی ہیں۔

۳۔ان سے مختلف قسم کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔

۴۔گوشت بدن کو گرم رکھتا ہے اور بدنی حرارت کو جسم کے اندر محفوظ رکھتا ہے۔

۵۔گوشت ان خالی جگہوں کو پر کرتا ہے جو اعضاء میں پائی جاتی ہے اور اس طرح اعضا کی شکل وصورت اور انکی وضع کو قائم رکھتا ہے۔

۶۔گوشت اعضاء کو بیرونی صدمات سے بچاتا ہے اور سخت اشیاء کی مضرّت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۷۔بدن کا گوشت بیرونی حرارت وبرودت کو اندرون بدن داخل نہیں ہونے دیتا۔

۸۔بعض اعضاء ک گوشت فرش اور گدیلے کا کام دیتا ہے مثلاً ران کا گوشت یہ اٹھنے بیٹھنے میں ران کی ہڈّی کے لئے ایک گداز فرش کا کام دیتا ہے۔

(بقیہ اگلے شمارے میں ملاحظہ کیجیے)

میونسپل کارپوریشن کا نیا بجٹ

مالیگاؤں: آنے والے میونسپل کارپوریشن کے نئے بجٹ میں شہر کی خستہ حال سڑکوں کی مرمت اور مذہبی درسگاہوں کے اطراف صاف صفائی کا انتظام کیا جائے گا۔ مدرسہ معہد ملت اور کلیۃ الطاہرات کے پاس، بنی عقیل مسجد کے قریب انڈر گرائونڈ گٹر بھی بنائی جائے گی۔ اسی کے ساتھ ساتھ اسکولوں میں غریب بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے گا۔ ان کے بیٹھنے کے لئے بینچز، واٹر کولرز اور حاضری بھتے کے لئے بائیو میٹرک کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ یہ اطلاع

ٹرمپ کے سر پر ایٹمی ہتھیاروں کا بھوت سوار

واشنگٹن ڈی سی (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ امریکا کے ایٹمی ہتھیاروں کو دنیا میں سب سے زیادہ جدید، بہتر اور طاقتور بنائیں گے۔ ایک انٹرویو میں امریکی صدر کا کہنا تھا کہ اگرچہ دنیا میں کسی ملک کے پاس بھی ایٹمی اسلحہ نہیں ہونا چاہئے لیکن اس وقت دوسرے ملک ایٹمی ہتھیار بنا رہے ہیں اور امریکا اس میدان میں بہت پیچھے رہ گیا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ امریکی ایٹمی ہتھیار باقی سب سے بہتر ہوں۔ اپنے انٹرویو میں انہوں نے روس کی جانب سے کروز میزائلوں کی خفیہ تنصیب کو اس بارے میں عالمی معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر روسی صدر ولادیمیر پیوٹن سے ان کی ملاقات ہوئی تو وہ اس معاملے پر ان سے ضرور بات کریں گے۔

شمالی کوریا کے میزائل اور ایٹمی تجربات پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا مؤقف تھا کہ اگر چین چاہے تو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے شمالی کوریا پر ہتھیاروں کے تجربات روکنے کے لیے دباؤ ڈال سکتا ہے اور عالمی خطرات آسانی سے دور کر سکتا ہے۔ واضح رہے اس وقت بھی امریکا کے پاس کم از کم 6800 اور روس کے پاس تقریباً 7000 ایٹمی ہتھیار ہیں جن کی تعداد دنیا کے دوسرے ممالک کے پاس موجود ایٹمی ہتھیاروں سے بھی کئی گنا زیادہ ہے۔ صدارتی انتخابات جیتنے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی ایک ٹویٹ میں لکھا تھا کہ امریکہ کو اتنے زیادہ ایٹمی ہتھیار بنانے چاہئیں کہ دنیا کے ہوش ٹھکانے آجائیں، جس پر انہیں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

ہوشیار باش! THINKING CAP

THINKING CAP

(1) دو چہرے انسان کو کبھی نہیں بھولتے: ایک مشکل میں ساتھ دینے والا، دوسرا مشکل میں ساتھ چھوڑنے والا۔

(2) کسی کا دل نہ دکھاؤ ایسا نہ ہو کہ اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

(3) ناکامی انسان کے اندر ہوتی ہے وہ اس کو دوسروں میں تلاش کرتا ہے۔

(4) محنت اتنی خاموشی سے کرو کہ تمہاری کامیابی شور مچادے۔

(5) زندگی کی کتاب میں اتنی غلطیاں نہ کرو کہ پنسل سے پہلے ربر ختم ہو جائے اور توبہ سے پہلے زندگی۔

(6) I work with the gaggle of nincompoops. I guess common-sense is not common anymore.

جامعہ محمدیہ رائیڈرگ کا سہ روزہ (29-30-31 جنوری) دورہ تدریبیہ

اس دورہ تدریبیہ میں مختلف صوبوں کے تقریباً سات سو طلباء و علماء نے شرکت کی۔ فضیلۃ الشیخ جلال الدین القاسمی نے ڈھائی دن میں چار فنون (علم النحو، علم الصرف، علم البلاغہ و مصطلح الحدیث) پر طلباء کی تدریب کی۔ شیخ قاسمی کے اندازِ تدریس سے طلباء تعلیم کے ایک نئے زاویے سے آشنا ہوئے اور بے حد متأثر ہوئے۔ یہ دورہ تدریبیہ بحسن و خوبی اپنے انجام تک پہونچا۔ اس دورہ تدریبیہ کے تمام اخراجات ہیرا گروپ کمپنی نے برداشت کئے۔ اس کے لئے تمام مشارکین **ڈاکٹر نوہیرہ شیخ** اور ہیرا گروپ کے دائرکٹر **جناب اسماعیل صاحب** اور اُن کے تمام رفقاء کے بے حد مشکور ہیں کہ اُن کی وجہ سے انہیں اس علمی دورہ تدریبیہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور سب مشارکین ان کے لئے دعا گو ہیں۔ اس کے بعد ان شاء اللہ جلد ہی شیخ جلال الدین قاسمی کا "اصول الفقہ" جیسے علمی اور انتہائی دقیق موضوع پر ایک دورہ تدریبیہ منعقد ہونے والا ہے۔ پہلے کی طرح اس بار بھی شیخ کے ہاتھ میں کوئی پرچہ یا کتاب نہیں ہوگی ان شاء اللہ۔

خوشخبری

ابو عبیدہ جلال الدین قاسمی (لیکچرر آر ایم پٹیل کالج، دھولیہ) کے ذریعے مہاراشٹر نصاب کی گیارہویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا بہترین اردو ترجمہ چھپ کر اساتذہ اور طلبہ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے الحمد للہ۔ اب انگریزی گرامر کو معاونِ حافظہ اور اشعار کی شکل میں یاد رکھنے کی نایاب تراکیب سے معمور انگریزی گرامر کی کتاب **Getting Along In English** اور بارہویں جماعت کی انگریزی کی کتاب "یووک بھارتی" کا اُردو ترجمہ بھی ان شاء اللہ جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔ اس سال کے جونئر کالج کے طلباء کے لئے **"Shortcut To Success"** نامی ایک کتابچے کی بھی تالیف کی گئی ہے جس میں تحریری استعداد و مہارت (Writing Skill) اور اہم قواعد زبان (Grammar) سے متعلق انتہائی اختصار کے ساتھ اہم نکات اور منظم ہیئت و ترتیب بندی (format) بنا کر واضح کر دیئے گئے ہیں جسے کم وقت میں طلباء انتہائی آسانی کے ساتھ یاد کر کے، بیان کردہ طریقِ کار کے مطابق پرچے میں لکھ کر کل نمبرات (45 مارکس) حاصل کر سکتے ہیں۔ جن حضرات کو مندرجہ بالا کتابیں مطلوب ہوں وہ اخبار ابصار کے پتے پر ہم سے رابطہ کریں۔ یا دیئے گئے نمبرات پر کال یا وھاٹس اپ کریں۔ 9145146672/8657323649

ہنسی کی پھوار

ایک آدمی نجومی کے پاس گیا اور کہا کہ میری ہتھیلی میں کھجلی ہو رہی ہے۔ نجومی بولا "تم کو دولت ملنے والی ہے"۔ آدمی خوش ہو کر بولا "میرے پاؤں میں بھی کھجلی ہو رہی ہے"۔ نجومی بولا تم بہت بڑے رئیس اور ارب پتی بنو گے۔ آدمی جلد سے "میرے سر میں بھی کھجلی ہو رہی ہے"۔ نجومی "چلو بھاگو یہاں سے، مجھے تو لگتا ہے تمہیں خارش کی بیماری ہے"۔

اطلاع

اخبار ابصار ہر ماہ بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ہمارہ واٹس اپ نمبر 8657323649 پر اپنا مکمل نام و پتہ انگریزی میں ارسال فرمائیں۔ اور ہمارے جوابی واٹس اپ پر ارسال کردہ بینک اکاؤنٹ پر سالانہ زر تعاون (100 روپے) ڈپازٹ کروا کر اطلاع کریں یا ہمارے مندرجہ ذیل پتے پر منی آرڈر کر دیں۔ (ادارہ)

ABSAAR Monthly,
S. NO. 65/3, Plot No.2 ,Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road,Malegaon(Nashik) 423203

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at ALHUDA OFFSET PRESS at 877 Nishat Road, Islampura, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar, Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203 Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi EMAIL : absaar.urdu@gmail.com